بیت المال خرچ

فون نمبر ۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
یومِ سہ شنبہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲ | ۱۹ وفا ۱۳۴۵ ہش ۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۱۹ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۵

اخبار احمدیہ

—○ مری ۱۸ جولائی بوقت ۹½ بجے صبح ۔ بذریعہ فون
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—○ ربوہ ۱۸ جولائی ۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ
"رات صرف ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک نیند آئی ۔ باقی وقت جاگتی رہیں ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار نہیں ہے ۔ البتہ کمزوری اور کسی قدر گھبراہٹ ہے ۔ طبیعت رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے ۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ہمیں مغربی افریقہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے جو ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ ایس سی یا بی ۔ اے بی ۔ ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن ۔ ٹرینڈ اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی (۱) فزکس (۲) حساب (۳) کیمسٹری
(وکالت تبشیر ربوہ)

—○ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔
— حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مورخہ ۱۶ جولائی کی شب پھر سخت تشنج کا دورہ پڑا ۔ جو رات کے دس بجے سے اڑھائی بجے تک رہا ۔ عزیزم ڈاکٹر محمد احمد سلمہ اللہ کو علاج کے لئے بلانے جانے پر حضرت شاہ صاحب [illegible] رات کے ایک بجے سے ۲½ بجے [illegible] اللہ تعالیٰ نے عزیز کے علاج میں برکت دی ۔ اور حضرت شاہ صاحب کو سخت دورہ سے ۲½ بجے نجات حاصل ہوئی ۔ احباب سے جہاں حضرت شاہ صاحب کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے وہاں عزیزم ڈاکٹر محمد احمد سلمہ کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے ۔

—○ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ارشاد کے ماتحت ضلع سرگودہا کی تمام مجالس میں مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعہ یوم تربیت منایا جا رہا ہے ۔ جس کا پروگرام مجالس کو ارسال کر دیا گیا ہے ۔ تمام مجالس پروگرام کے مطابق یہ دن منائیں ۔ (مکرم قائد صاحب اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں ۔
نوٹ : ۔ مجالس چک نمبر ۳۱ جنوبی ، ۳۰ جنوبی ۳۵ جنوبی ، ۳۷ جنوبی ، نمبر ۳۸ جنوبی اور نمبر ۳۳ جنوبی کی تربیتی کلاس ہونے کی وجہ سے ان کے لئے کوئی اور مناسب تاریخ مقرر کی جائیگی ۔ جس کی اطلاع ان کو دے دی جائیگی ۔ ڈاکٹر محمد محسن منظمی
(قائد ضلع سرگودہا)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر ابتلا بھی آئیں

ابتلاؤں کے ذریعہ رضا بالقضا اور صبر کی قوت بڑھتی ہے

"اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں ۔ ان میں سے ایک ہم و غم کی بھی حالت ہے ۔ ان اختلافِ حالات اور تغیر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے ٭ بسا اسرار ہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو سمجھ لیتے ہیں خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوش حال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں ۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں ۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سررشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں ۔ اگر ان کو بالکل بے کار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اس طرح پر اس کو پورا کیا جاتا ہے بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ہوتی ہے اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جاوے اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے ۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں ۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا ۔ اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلا آویں ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے" (الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۶ء

خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان

دوسری مذہبی جماعتوں اور جماعت احمدیہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دوسرے لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ظہور گزشتہ زمانے کے لوگوں پر کیا ہے۔ وہ اب نہیں کرتا اور اب جو کچھ کرنا ہے ہمیں خود اپنی عقل اور سوچ پر کرنا ہے۔ چنانچہ دوسرے مذاہب والے تو بالکل خدا تعالیٰ کے تعلق سے ناامید ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں میں اب دہریت کا قدم بڑھ رہا ہے۔

پہلی مذہبی جماعتیں اسی طرح تباہ ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب اللہ تعالیٰ کسی سے تعلق پیدا نہیں کرتا۔ اور نہ اب وہ ہدایت بھیجتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں لوگوں میں یہی خیال ہو گیا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی بندہ حق نہیں آئے گا۔

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

سورۂ جن میں بھی اسی خیال کو جنوں کے تعلق میں بیان کیا گیا ہے جنوں نے کہا کہ انسانوں کی طرح جنوں میں یہ خیال راسخ ہو چکا تھا کہ

لن یبعث اللہ احداً

یعنی اللہ تعالیٰ نے کسی کو مبعوث نہیں کیا۔ بظاہر پہلی اور دوسری بات میں قدرے فرق نظر آتا ہے۔ مگر دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے۔ انسان ہمیشہ اپنی عقل کو ترجیح دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ کسی نبی کو مان بھی لیتا ہے تو جلدی ہی تسلسل انبیاء علیہم السلام سے منکر ہو جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کسی کو ہدایت کے لئے نہیں بھیجے گا۔ جو ہدایت اس نے کسی انسان کے ذریعہ دینی تھی وہ دے چکا ہے۔ اب ہماری عقل کا کام ہے کہ ہم اس کی ہدایت کو جو چاہیں معنی پہنائیں۔ یہی چیز بڑھ کر اس خیال میں منتقل ہو جاتی ہے۔ کہ دراصل اللہ تعالیٰ کسی انسان کو ہدایت کے لئے مبعوث ہی نہیں کرتا۔ خواہ ایسے لوگ کتنا اظہار کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر جب غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو دراصل مانتے ہی نہیں وہ سب کچھ اپنی عقلمندی سے کرنا چاہتے ہیں یہی حالت ہے جو دینی اقوام کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ اور جب کوئی بندہ حق کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کے لئے مامور کیا ہے۔ تو ایسے لوگ جھٹ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ بعض تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو کسی سے کبھی کلام کرتا ہی نہیں۔ اور بعض آریوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آغاز آفرینش میں چار رشیوں سے کلام کیا۔ اور ان پر وید اتارے۔ اس کے بعد وہ قیامت تک کے لئے خاموش ہو گیا ہے۔

یہی رجحان ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت کہا تھا کہ اب یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی رسول نہیں آ سکتا ہے۔ اگرچہ تورات کی رو سے ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی قوم کم سے کم ایک آنے والے کی منتظر تھی۔ جس کو وہ مسیح کہتے تھے۔ لیکن جب وہ آیا۔ تو انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار بار فرمایا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ ان کے ماننے والوں نے آپ کو نبی کی بجائے خدا تعالیٰ کا بیٹا یا خود خدا تعالیٰ ہی بنا دیا۔ اور یہ اعتقاد بنا لیا کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انسان نبی بن کر نہیں آ سکتا۔ یہ عقیدہ اگرچہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ تاہم خود موجودہ انجیل میں ایسی تحریفیں داخل کر دی گئیں جن سے موجودہ عیسائیت کو تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح علیہ السلام سے یہ کہلوایا گیا ہے کہ نبوت یوحنا تک تھی۔ یعنی نبوت پہلے ہی ختم ہو چکی ہے یسوع مسیح تو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ مگر انجیل ہی میں اس کے متضاد باتیں بھی ملتی ہیں۔

ہم نے یہاں صرف یہ کہنا ہے کہ ہمیشہ ہی ایسا ہوتا رہا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور اس وجہ سے ایسا کرتے رہے ہیں کہ انسان دراصل اپنی عقل کو ترجیح دیتا ہے۔ اور کسی انسان کے اس دعوے کو برداشت نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مامور کیا ہے۔ یہی بیماری ہے جو ہر وقت دینی اقوام کو لگتی رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں لوگوں کے عقلی ڈھکوسلے شامل ہوتے رہے ہیں۔ حالانکہ سیدھی سی بات ہے کہ اگر اس پُرحکمت کارخانہ کائنات کا کوئی صانع ہے۔ اور اسی نے انسان کو صاحب عقل بنایا ہے۔ جو محدود افادت رکھتی ہے۔ تو لازم ہے کہ وہ انسان کو زندگی کی پیچ در پیچ راہوں میں اس کی راہ نمائی بھی کرے۔ کیونکہ جیسا کہ آج ہم دنیا کے حالات سے اندازہ کرتے ہیں۔ کہ جب انسان کو اپنی عقل پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو وہ آخرکار اپنی تباہی کے سامان پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں بھی وہ اپنی عقل کے مطابق تحریفیں کر لیتا ہے۔ چنانچہ آج ہم خود مسلمانوں میں ایسے لوگ دیکھتے ہیں۔ جو مغربی عقل پرستوں سے متاثر ہو کر قرآن کریم کے تعزیری اور دوسرے قوانین میں تبدیلی کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً کئی ایک اسلامی ملکوں میں تعدد ازدواج کو غیر عقلی بات کو سمجھ لیا گیا ہے۔ اور انہوں نے ایسے قوانین بنائے ہیں۔ جن کی رو سے کوئی مسلمان ایک سے زیادہ بیویاں نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ بڑی بے رحمی ہے۔ اور ایک انسان کو بے کار کر دینے کے مترادف ہے۔ اور تو اور اب بعض لوگ عید الاضحیہ پر قربانی کو بھی ضیاع مال سمجھتے ہیں۔ بہت سے مسلمان پانچ کی بجائے ایک یا دو یا تین نمازیں تجویز کرتے ہیں۔ اور بعض زکوٰۃ کو بھی ٹیکس بیان کرتے ہیں۔

اگرچہ یہ لوگ اپنے نظریات کے لئے دینی طرز اختیار کرتے ہیں مگر دراصل وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں یہ عقیدہ ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ جیسی کوئی ہستی موجود ہی نہیں اور اگر ہے تو وہ انسانی سرگرمیوں میں دخل نہیں دیتی۔ اور یہ خیال کہ اب اللہ تعالیٰ کسی کلام نہیں کرتا۔ اسی بنیادی غلط فہمی کی ایک شاخ ہے۔ اسی بنیادی بیماری کا یہ بھی ایک پہلو ہے اور اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ انسان کا بھروسہ اللہ تعالیٰ سے اٹھ جائے اور مغربی مفکروں اور سائنسدانوں کی طرح زندگی کی بنیاد محدود انسانی عقل پر رکھ دی جائے۔ اور کسی روز کوئی منچلا اٹھ کر تمام زمین کو ایٹمی طاقت سے فنا کر دے۔ اور زمین سورج بلکہ کہکشاں میں جذب ہو جائے۔ جب انسان اپنی عقل پر بھروسہ کر کے خودکشی کر سکتا ہے۔ تو وہ اگر طاقت رکھتا ہو اور اگر وہ کرنا چاہے۔ تو تمام زمین کو ایٹمی طاقت سے تباہ کرنے سے اس کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی عقل کی راہ نمائی میں بڑی تیزی سے اسی راستہ پر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ آج امریکہ اپنی عقل اور طاقت کے بل پر ویت نام میں تباہی مچا رہا ہے۔ مسٹر جانسن کہتے ہیں کہ جب تک شمالی ویت نام یہ وعدہ نہ کر لے کہ وہ جنوبی ویت نام پر جارحانہ حملہ نہیں کرے گا۔ اس وقت تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا اور امریکہ لڑتا رہے گا خواہ تمام دنیا لپیٹ میں آ جائے۔ مسٹر جانسن ان پُرامن طریقوں کو جو شمالی ویت نام جنوبی ویت نام کے تعلق میں اختیار کرتا ہے جارحیت قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنی بمباریوں کو امن پسندی کہتے ہیں۔ یعنی خرد اور جنوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔ یہ اسی وجہ سے ہے کہ امریکہ کے برسراقتدار لوگ اللہ تعالیٰ پر کوئی عقیدہ نہیں رکھتے۔ الغرض آج زندگی کی ہر سطح پر اللہ تعالیٰ کے وجود کا عملی انکار پایا جاتا ہے۔

صرف جماعت احمدیہ ہے جو یہ ایمان لے کر دنیا میں نکلی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود برحق ہے۔ اور وہ اس کا ثبوت تجرباتی طریق سے دے سکتی ہے۔ وہ یہ حقیقت واضح کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ وہ اب بھی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اور ان کا جواب دیتا ہے۔ یہی جماعت احمدیہ کی خصوصیت ہے جو کسی اور دینی یا دنیوی جماعت میں آج نہیں پائی جاتی ٭

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ویمن ایسوسی ایشن راولپنڈی کے افتتاح کے موقع پر

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا پیغام

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ویمن ایسوسی ایشن راولپنڈی کے افتتاح کے موقع پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ تمام احمدی طالبات کے افادہ کی خاطر اسے شائع کیا جاتا ہے۔ (امۃ المالک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر

السلام علیکم۔ آپ نے مجھ سے "انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن" کے قیام کے موقع پر کچھ کہنے کو کہا ہے۔ آپ کی خواہش کی تکمیل کے لئے ایک کوشش ہوگی ... ... بہت مختصر ...

جب سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہم سے جدا ہوئے ہیں — جسم بے روح — دل و دماغ ماؤف ہیں۔ ایسی حالت میں — صحیح معنوں میں کچھ کہنا کچھ سننا میری طاقت سے باہر ہے۔ تاہم دین کے کام پیچھے ڈالے نہیں جا سکتے۔ نہ یہ دل چاہتا ہے کہ آپ کی اس خواہش کو پسِ پشت ڈال دوں۔ آخر آپ کا بھی مجھ پر حق ہے —

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے بے شک ہمارا تعلق دوہرا ہے مگر آپ کا تعلق بھی جو حضور رضی اللہ عنہ سے تھا اور ہے وہ بھی اک اہمیت رکھتا ہے۔ اس روحانی تعلق کا تقاضا یہی ہے کہ جس مقصد کے لئے حضور رضؓ دنیا میں آئے — اور جس کے لئے آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارا — آپ بھی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر طرح کوشاں رہیں۔

وہ مقصد کیا ہے؟ یہی کہ اسلام کا بول بالا ہو اور قرآن کریم کی حکومت دلوں پر قائم ہو جائے۔

آپ طالبات ہیں۔ دن رات آپ کا شغف کتب بینی ہے — اور یہ شغف ضرور ہی ہونا چاہیئے لیکن اگر آپ صرف نصاب کی کتب ہی پڑھتی ہیں — یا دیگر تفریحی سٹڈی ہی ہوتی رہے — اور آپ وہ کتاب نہ پڑھیں۔ جو آپ کے اور میرے خالق و مالک خدا کا خط ہے اور جو ہمارے نام ہے — تو یہ کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہوگی؟ یہ تو ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی اعلیٰ قسم کے لذیذ کھانے انواع و اقسام کے چھوڑ کر صرف دال کی طرف ہاتھ بڑھا دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں آپ کو چاہیئے کہ آپ سب سے زیادہ محبت اس کلامِ پاک سے کریں۔ پاک دل اور پاک ارادے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اس مقدس کتاب کو پڑھیں۔ خواہ تھوڑا ہی پڑھیں۔ بار بار پڑھیں — صرف برکت کے لئے نہ پڑھیں بلکہ اس برکت کو چاہتے ہوئے اس طرح پڑھیں کہ اس کتاب کے تمام تر حقائق و معارف آپ پر روشن ہونے چاہئیں اور پھر آپ ان پر عمل بھی کریں — قرآن کریم پڑھنے کے بعد آپ قرآن حکیم کے مضامین کو — ذہن میں چکر دیتی رہیں۔ چلتے پھرتے — اٹھتے بیٹھتے اس پر غور کرتی رہیں۔ اس سے آپ کے دلوں کو قرار اور آپ کے ذہنوں کو جلا حاصل ہوگی — آپ کا خدا آپ سے خوش ہوگا۔ اگر وہ ذات آپ سے خوش ہو جائے — تو پھر کوئی بات ایسی نہ رہ جائے گی جس کی کمی آپ کبھی محسوس کریں — کوئی بھی حاجت ایسی نہ رہ جائے گی جو پوری نہ ہو کوئی مشکل ایسی نہ رہ جائے گی جو حل نہ ہو — یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ

نورِ فرقاں مے کشد سوئے خدا

مے تواں دیدن از و روئے خدا

"مہر آپا"

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کی عظمت و اہمیت

حضرت فضلِ عمرؓ کے ایک ولولہ انگیز ارشاد کی روشنی میں

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب مصنف تاریخ احمدیت)

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن" جیسی اہم تحریک کی نسبت بزرگانِ جماعت اور سلسلہ کے نامور اہلِ قلم اصحاب پورے اخلاص و فدائیت کے ساتھ قلم اٹھا رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مخلصین کے قلوب پر ان کے مؤثر مضامین کا گہرا اثر ہو رہا ہے اور وہ اپنے محبوب و مشفق امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر پروانہ وار لبیک کہہ رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس سلسلہ میں خاکسار ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اکتیس سال قبل کی ایک ولولہ انگیز تقریر (فرمودہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۵ء) کا ایک ایمان افروز اور روح پرور اقتباس درج کرتا ہے جس کے مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح سامنے آ جاتی ہے کہ "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کا قیام خدا تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے ماتحت اور خود حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے۔ اور یہ کہ یہ تحریک اگرچہ ایک بیج کی حیثیت رکھتی ہے مگر اس کے جلد یا بدیر ایک وسیع اور تناور درخت کی شکل اختیار کر لینے کا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل ارشاد میں جماعت کو جس پُرشوکت پیرایہ میں اس کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کا مطالعہ ہر احمدی میں ایک نئی روح نیا جذبہ اور نئی قوت و ہمت پیدا کرنے کا موجب ہوگا اور احبابِ جماعت اس آسمانی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مجاہدانہ اور سرفروشانہ جذبۂ عمل کا مظاہرہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جناب سے اس کی توفیق بخشے آمین یا ارحم الراحمین۔

"جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اسلام کے جلال اور اسی کی شان کے اظہار کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دیں گے تو ہمیں تبلیغی سکیموں کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہوگی اس کو پورا کرنا بھی ہماری جماعت کا ہی فرض ہے حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغِ اسلام کرنے کے لئے ہم کو لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہان میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر میں سو جایا کرتا ہوں میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شاید دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں مگر مجھے اپنے ان خیالات اور اندازوں میں اتنا مزہ آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دور ہو جاتی ہے۔ میں کبھی سوچتا ہوں کہ پانچ ہزار مبلغ کافی ہوں گے پھر کہتا ہوں پانچ ہزار سے کیا بن سکتا ہے دس ہزار کی ضرورت ہے پھر کہتا ہوں دس ہزار بھی کچھ چیز نہیں۔ جاوا میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ سماٹرا میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ چین اور جاپان میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ پھر میں ہر ملک کی آبادی کا حساب لگاتا ہوں اُن سے اخراجات کا اندازہ لگاتا ہوں اور پھر کہتا ہوں یہ مبلغ بھی تھوڑے ہیں اس سے بھی زیادہ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ بیس بیس لاکھ تک مبلغوں کی تعداد پہنچ جاتی ہے اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں میں نے بیس بیس لاکھ مبلغ تجویز کیا ہے دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے لوگ مجھے بے شک شیخ چلی کہہ لیں مگر میں

جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ دن دُور نہیں جب اللہ تعالےٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پُورا کرنا شروع کر دے گا آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سَو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہؤا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلّغ تیار کر دے گا پھر اللہ تعالےٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو مبلّغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا۔ پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلّغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح قدم بقدم اللہ تعالےٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دُنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلّغ کام کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بیوقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانہ سے مِٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔"

"یہ کام ہے جو ہمارے سامنے ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے کسی اور نے نہیں کرنا۔ ۔ ۔ ۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہم اسلام کے لئے اپنی ہر چیز یہاں تک کہ اپنے مال جان اور عزّت کو بھی قربان کر دیں گے۔ ۔

۔ ۔ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب میں ایک طرف جھوٹے مدعیانِ نبوّت کا فتنہ اٹھا اور دوسری طرف قبائل عرب میں ایسے باغی پیدا ہو گئے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور شورش اس حد تک بڑھی کہ مدینہ پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے ماتحت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر شام کی طرف عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا حالات کی نزاکت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اس وقت باغیوں کی وجہ سے سخت خطرہ ہے اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں بہتر ہو گا کہ اسامہؓ کے لشکر کو روک دیں۔ اگر یہ لشکر بھی روانہ ہو گیا اور باغیوں نے مدینہ پر حملہ کر دیا تو ہماری عورتوں کی وہ بے حرمتی ہو گی کہ الاماں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا خدا کی قسم اگر دشمن ہم پر غالب آ جائے اور مدینہ کی گلیوں میں کتے ہماری عورتوں کی ٹانگیں گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روانہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے ۔ ۔ ۔ پس یقیناً سچے ایمان کے ساتھ ہر انسان کو اپنی جان اپنے مال اپنی عزّت اپنی آبرو اور اپنے احساسات غرض ہر چیز کی قربانی کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ان قربانیوں کے بغیر اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں تو یہ امید بالکل غلط ہے۔ قربانیاں ہی ہیں جو قوموں کو کامیاب کرتی ہیں اور قربانیاں ہی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے جس دن ہماری جماعت قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچ جائے گی۔ اس دن وہ ایک پیارے بچّے کی طرح خدا تعالیٰ کی گود میں آ جائے گی اور ہماری ہر مصیبت اور تکلیف دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جائے گی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بچّہ کو بعض دفعہ ماں اپنے ہاتھ میں چھڑی لے کر ڈراتی ہے اور کہتی ہے آ میں تمہیں ذبح کر دوں۔ جب بچہ اچھا کہہ کر چارپائی پر لیٹ جاتا ہے تو ماں اپنے گلے سے اسے چمٹا لیتی اور اتنے زور سے اسے چومتی ہے کہ اس کے گلّے سُرخ ہو جاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے محبّت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو قربانیوں کی بھڑکتی ہوئی آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم دیتا ہے۔ جب مومن قربانی کے ارادہ کے ساتھ اس تنور میں اپنے آپ کو جھونک دیتے ہیں تو معاً اللہ تعالےٰ کی محبّت جوش میں آتی ہے اور وہ اس قدر پیار کرتا ہے کہ انہیں ہر مصیبت اور تکلیف بھول جاتی ہے۔ جب تک ہماری جماعت کے افراد اپنے دِلوں میں قربانی کا اسی قسم کا جذبہ پیدا نہیں کرتے اس وقت تک وہ کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس مَیں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں قربانی کے میدان میں اپنے قدم کو ڈھیلا نہیں بلکہ تیز سے تیز تر کرتے چلے جانا چاہیئے۔"

"ہم میں سے ہر فرد کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کی ضرورتیں ہم سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اگر ہم سُستی اور غفلت سے کام لیں گے اور خدا تعالےٰ کے عائد کردہ فرائض کو نظر انداز کر دیں گے تو ہم سے زیادہ مجرم اور کوئی نہیں ہو گا ہم خدا تعالےٰ کے سامنے اس بات کے ذمّہ دار ہیں کہ اسلام جو اس وقت مُردہ ہو رہا ہے اسے اپنی کوششوں سے زندہ کریں اور اپنی تدابیر کو انتہائی کمال تک پہنچا دیں۔"

"لیکن تمہیں اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر تم آسمان کی چوٹی پر بھی پہنچ جاؤ تب بھی اسلام تمہیں یہی کہتا ہے کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ تمہاری ڈھال تمہارا امام ہے اور تمہاری تمام تر سلامتی محض اسی میں ہے کہ تم اس کے پیچھے ہو کر جنگ کرو۔ اگر تم اپنے امام کو

ڈھال نہیں بناتے اور اپنی عقلی تدابیر کے ماتحت دشمن کا مقابلہ کرتے ہو تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

"مَیں نے اپنی ایک نظم میں کہا ہے سہ

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو مَیں کر دوں انجام خدا جانے

چنانچہ ایک خوشی تو اللہ تعالےٰ نے مجھے نصیب کر دی کہ اس نے محض اپنے فضل سے وہ دن مجھے دکھا دیا جبکہ مبلّغینِ اسلام احمدیت کی اشاعت اور خدا تعالےٰ کے جلال اور اس کے جمال کے اظہار کے لئے بیرونی ممالک میں جا رہے ہیں اب یہ خدا تعالےٰ کی مرضی ہے کہ وہ اس کا انجام مجھے دکھائے یا نہ دکھائے۔ وہ بادشاہ ہے ہمارا اس پر کوئی حق نہیں ہم اُس کے رحم اور فضل کے ہر آن طلبگار ہیں اور ہم اس سے یہی کہتے ہیں کہ اے خدا تیرے نام کی بلندی ہو اور تیرا جلال دُنیا میں پوری طرح ظاہر ہو لیکن انجام خواہ مَیں دیکھوں یا نہ دیکھوں ہمارے لڑنے والے سپاہی اپنے غنیم پر کبھی فتح حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم اُن کی مدد نہ کریں۔ جب تک ہم اُن کے لئے سامان مہیّا نہ کریں اور جب تک ہم ان کے قائمقام تیار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ پس جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصّہ لے کر اس بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کرے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُس پر عائد کیا گیا ہے۔"

(تقریر ۲۸۔ دسمبر ۱۹۴۵ء
الفضل ۲۸۔ اگست ۱۹۵۹ء صفحہ ۷-۹)

۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔ (افسر امانت تحریک جدید)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے آپ کے وعدہ کا انتظار ہے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں ذی استطاعت اور مخیّر احباب کو دل کھول کر اور ہمّت وجرأت سے حصّہ لینا چاہیئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پہلی مالی تحریک پر دوستوں کو والہانہ انداز میں لبّیک کہنا چاہیئے۔

کیا آپ نے اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق وعدہ لکھوا دیا ہے؟ آپ کے وعدہ کا انتظار ہے۔ براہِ مہربانی جلد اپنی جماعت میں لکھوا دیں یا براہِ راست بھجوا دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو غیر معمولی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کیلئے وعدہ جات

مغربی پاکستان کی متعدد احمدیہ جماعتوں کی طرف سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا مخلصانہ مظاہرہ

الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ کہ فضل عمر فاونڈیشن کی تحریک جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلی مالی تحریک تھی کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت سے نوازا۔ احباب جماعت اور مخلصین سلسلہ نے بڑھ چڑھ کر اور بشاشت قلب کے ساتھ وعدے لکھوائے اور ان میں لگاتار اضافہ بھی کرتے رہے اور ساتھ رقم نقد بھی ادا کی اور اس طرح حضور کی اسلام کے نظام کو استحکام و تقویت بخشنے کی تحریک پر پُرجوش لبیک کہنے کی بابرکت سعادت حاصل کی۔ اور اسبات کو پھر ایک بار السم نشرح کر دیا ہے کہ جماعت احمدیت اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کو باعث فلاح گردانتی ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کی اس بابرکت روح کو دوام بخشے اور اس میں ہر آن مزید جلا پیدا کرتا رہے۔ تحدیث نعمت اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے اظہار کے لئے خاکسار چند جماعتوں کا ذکر ناضروری خیال کرتا ہے۔

جماعتہائے ضلع شیخوپورہ کی طرف سے ابتدائی وعدہ پندرہ ہزار روپیہ کا تھا۔ لیکن مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتہائے ضلع شیخوپورہ نے جہاں اپنے وعدہ کو دوگنا کرکے دس ہزار کیا وہاں آپ نے اور آپ کے رفقاء نے ضلع کی جماعتوں میں وعدہ کے لئے خاص جدوجہد اور گرمی کے موسم کے باوجود دوڑ دھوپ کی جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے اب یہ وعدہ تریالیس ہزار روپیہ تک پہنچ گیا ہے۔ اور خیال ہے کہ ساٹھ ہزار روپیہ تک پہنچ جائے۔

محترم امیر صاحب ضلع لائلپور شیخ محمد احمد صاحب باوجود ان دنوں علیل ہونے کے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جدوجہد کی مساعی کو جاری رکھنے کے لئے فکرمند ہے اور ان کے رفقاء اور سکرٹریوں نے لگاتار احباب سے ملاقاتیں کرنے اور وعدے لکھوانے میں کوشاں ہے۔ ابتدائی وعدہ پندرہ ہزار روپیہ تھا۔ لیکن اب یہ وعدہ خدا کے فضل سے چھپن ہزار روپیہ تک پہنچ گیا ہے اور ابھی ایک حصہ باقی ہے۔ امید بلکہ یقین ہے کہ اس میں مزید اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

اسی طرح جماعت احمدیہ سرگودہا و ضلع سرگودہا کے محترم امیر مرزا عبدالحق صاحب اور ان کے سکرٹری مکرم ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی اور دوسرے ساتھیوں نے شہر اور دیہات کی فہرستیں مکمل کرنے میں خاص محنت کی۔ اس کوشش میں بفضل خدا جماعت کا وعدہ ساڑھے باون ہزار ہوگیا ہے۔ مزید کوشش جاری ہے اور خود سرگودہا شہر کے مخلصین میں وعدہ میں اضافہ کی کافی گنجائش ہے

جماعت احمدیہ پشاور کے محترم امیر بابو شمس الدین خان صاحب نے خاص تنظیم اس غرض کے لئے قائم کی۔ اور جماعت کے معززین کی ایک کمیٹی کے ذریعہ سے تفصیلی وعدہ جات کی فہرستیں مرتب کروائیں۔ گذشتہ چند ہفتوں میں اس کمیٹی نے بہت محنت سے کام کیا جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ابتدائی وعدہ جو دس ہزار کا تھا وہ اب پچپن ہزار کا ہوگیا ہے اور خاصی رقوم کی وصولی بھی کی ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس وقت صرف چند جماعتوں کے ابتدائی وعدوں اور گذشتہ ڈیڑھ دو ماہ کی جدوجہد اور جو غیر معمولی اضافے ہوئے ہیں کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سب جماعت کی قربانی اخلاص اور سعی کو قبول فرمائے اور ان کے نتائج شاندار طور پر اسلام کی تابناک ترقی کی صورت میں ظاہر فرمائے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نہایت ہی بابرکت تحریک اور جملہ دوسری تحریکات کو غیر معمولی قبولیت عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں

مبلغین اسلام یورپ کو روانہ ہوتے ہیں

محترم عبدالرحیم تبسم ایم اے

اُس کی بزم ناز میں پھر سے کے پیمانے چلے
کچھ نئے قصے چلے کچھ تازہ افسانے چلے

یار کی محفل میں عاشق بن گئے سیماب خُو
خود تڑپنا سیکھ کر اوروں کو تڑپانے چلے

کوئی ساحل ہے نہ پایاں بحرِ طوفان خیز کا
یہ سفینے آج کس جانب خدا جانے چلے

تشنگانِ مے کا یہ اعزاز اے پیر مغاں
میکشوں کی جستجو میں آپ میخانے چلے

اِک نئے انداز سے تقسیمِ مے ہونے لگی
حشر کی تیزی سے میخواروں میں پیمانے چلے

کس قدر اے مے دیا تو نے انہیں جوشِ سرور
آبگینے آج اِک پتھر سے ٹکرانے چلے

ہیں بہم دست و گریبان شہر میں اہلِ خرد
اُن کو سمجھانے بیانوں سے دیوانے چلے

کرچکی ہے سرد انساں کو برودت عقل کی
آج کچھ اہلِ جنوں خوں اس کا گرمانے چلے

اب تقاضا ہے کہ پھر مردے کوئی زندہ کرے
قُم باذن اللہ یہ لاشوں کو فرمانے چلے

کس کے جلوے نے بلایا ماورائے التہاب
شمع کی رہ سے گزر جانے کو پروانے چلے

اہلِ گلشن کی دعائیں ہیں تبسمؔ ان کے ساتھ
یہ وہ طائر ہیں کہ جن کے ساتھ کاشانے چلے

درخواست دعاء۔ مکرم محمد نواز صاحب مومن عارضی وقف کے سلسلے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی طبیعت بھی اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار محمد کاتب الفضل)

نتیجہ سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ ربوہ

جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
		درجہ خامسہ		
۱	۵۰۱	محمد علی	۹۱۵/۱۴۰۰	اوّل
۲	۵۰۲	نصیر احمد	۸۸۵	دوم
۳	۵۰۳	عبدالوہاب	۸۲۱	پاس
۴	۵۰۴	عبدالباری قیوم	۷۹۷	״
۵	۵۰۵	محمود احمد	۷۷۶	״
۶	۵۰۶	سلطان احمد	۷۳۷	״
		درجہ رابعہ		
۷	۵۱۱	مرزا منصور احمد	کمپارٹمنٹ	فقہ
۸	۵۱۳	مرزا محمد شفیق انور	۹۳۱/۱۴۵۰	اوّل
۹	۵۱۴	منصور احمد بشیر	۸۳۴	دوم
۱۰	۵۱۶	یوسف عثمان	نمبر بعد میں	
۱۱	۵۱۷	عزیز الرحمٰن خالد	کمپارٹمنٹ	انشاء
۱۲	۵۱۹	میر عبدالرشید تبسم	۷۹۷	پاس
۱۱	۵۲۰	مرزا محمد اقبال	کمپارٹمنٹ	انگریزی A
		درجہ ثالثہ		
۱۴	۵۲۱	محمد جلال شمس	۱۰۱۵/۱۵۰۰	دوم
۱۵	۵۲۲	اللہ بخش	۱۰۰۷	پاس
۱۶	۵۲۳	عبدالغفار	۹۶۸	״
۱۷	۵۲۴	حمید اللہ خاں	۹۲۹	״
۱۸	۵۲۵	صدیق احمد	۹۵۸	״
۱۹	۵۲۷	ملک رفیق احمد	۸۱۴	״
۲۰	۵۲۸	مجید احمد	۹۰۴	״
۲۱	۵۳۰	خلیفہ صباح الدین	۷۴۹	״
۲۲	۵۳۱	عطاء المجیب	۱۱۷۷	اوّل
		درجہ ثانیہ		
۲۳	۵۵۱	حیدر علی ظفر	۸۰۲/۱۲۰۰	اوّل
۲۴	۵۵۲	منصور احمد عمر	۶۹۶	پاس
۲۵	۵۵۳	ظفر اقبال	۷۲۰	״
۲۶	۵۵۴	مرزا نصیر احمد	۷۱۱	״
۲۷	۵۵۵	رفیق احمد نعیم	کمپارٹمنٹ	حدیث الف
۲۸	۵۵۶	انیس الرحمان	۶۷۳	پاس
۲۹	۵۵۷	عبدالعزیز طاہر	۷۰۹	״
۱۰	۵۵۸	خلیل احمد مبشر	۶۸۹	״
۳۱	۵۵۹	رفیق احمد سعید	۶۱۳	״
۳۲	۵۶۰	محمد سرفراز	۶۶۳	״
۳۳	۵۶۱	محمد اسمٰعیل منیر	۷۰۷	״
۳۴	۵۶۲	عبدالسلام طاہر	۶۷۸	״
۳۵	۵۶۳	فضل الٰہی	۶۱۱	״
۳۶	۵۶۴	رفیق احمد جاوید	۶۶۴	״
۳۷	۵۶۵	صالح محمد خاں	کمپارٹمنٹ	حدیث الف
۳۸	۵۶۶	رانا محمد سلیم	״	انگریزی A و انشاء
۳۹	۵۶۷	عبدالرزاق گجراتی	״	حدیث الف
۴۰	۵۰	محمد امین	۶۹۱	پاس
۴۱	۵۶۹	مکرم اکرم	کمپارٹمنٹ	حدیث الف و انشاء
۴۲	۵۷۰	عبدالرزاق منگلہ	کمپارٹمنٹ	انگریزی A
۴۳	۵۷۱	محمد اشرف اسحاق	۶۴۵	پاس
۴۴	۵۷۲	احمد خاں	کمپارٹمنٹ	انگریزی A.B
۴۵	۵۷۳	عبدالحفیظ کھوکھر	۵۶۷	پاس
۴۶	۵۷۴	میر عبدالمجید	۷۲۷	״ دوم
۴۷	۵۷۵	احمد حسین	کمپارٹمنٹ	انگریزی A
		درجہ اولیٰ		
۴۸	۵۸۱	اقبال احمد نجم	کمپارٹمنٹ	صرف و نحو
۴۹	۵۸۲	مبارک احمد بھٹی	۶۷۸/۱۳۰۰	پاس
۵۰	۵۸۳	کریم الدین	۷۸۴	״
۵۱	۵۸۴	علی حیدر	کمپارٹمنٹ	حدیث الف ب
۵۲	۵۸۵	ناصر احمد شمس	״	صرف و نحو
۵۳	۵۸۷	ملک محمد سلیم	״	حدیث الف
۵۴	۵۹۰	عبدالغنی کریم	״	حدیث الف
۵۵	۵۹۵	مقبول حسین	״	انگریزی A.B
۵۶	۵۹۶	نعیم اللہ	۷۲۰	پاس
۵۷	۵۹۷	عبدالشکور جاوید	کمپارٹمنٹ	صرف و نحو
۵۸	۶۰۰	منصور احمد خاں	۷۹۸	دوم
۵۹	۶۰۱	محمد دین ناز	۸۵۹	اوّل
۶۰	۶۰۲	فضل حسین	۶۵۸	پاس
		فصل چہارم		
۶۱	۶۱۱	عبدالغنی زاہد	۶۰۹/۸۰۰	دوم
۶۲	۶۱۲	رشید احمد چیمہ	۵۰۵	پاس
۶۳	۶۱۳	ناصر احمد قمر	۵۸۶	״
۶۴	۶۱۵	غلام احمد خادم	۵۷۸	״
۶۵	۶۱۶	ثناء اللہ	کمپارٹمنٹ	قرآن مجید
۶۶	۶۱۷	رانا منور احمد خاں	۵۹۷	پاس
۶۷	۶۱۸	محمد رفیق شاہد	۴۱۳	״
۶۸	۶۱۹	منیر الدین شمس	۶۱۱	اوّل
۶۹	۶۲۰	محمد اعظم ورک	۵۳۴	پاس
۷۰	۶۲۲	شریف احمد	۵۲۸	״
۷۱	۶۲۳	ظفر احمد	۴۴۲	״
۷۲	۶۲۴	رفیق احمد	۴۶۰	״
۷۳	۶۲۵	محمود احمد	۵۵۶	״
۷۴	۶۲۶	محمد عزیز	کمپارٹمنٹ	حدیث
۷۵	۶۲۷	محمد یوسف	۵۲۹	پاس
۷۶	۶۲۸	نصیر احمد	۴۷۶	״
۷۷	۶۲۹	پرویز محمود	کمپارٹمنٹ	حدیث
۷۸	۶۳۱	عبدالشکور	۵۱۶	پاس
۷۹	۶۳۲	مظفر احمد	۴۹۲	״
۸۰	۶۳۳	محمد سلیمان	۴۷۹	״
		فصل خاص		
۸۱	۶۴۱	یوسف یاسین	۴۶۶/۸۰۰	پاس
۸۲	۶۴۲	عبدالواحد بن داؤد	۴۳۴	״
۸۳	۶۴۳	ظفر احمد	۳۰۵	״
۸۴	۶۴۴	حسن بصری	۴۰۹	״
۸۵	۶۵۱	عبدالمالک	۳۴۲	״
		فصل پنجم ۔ امتحان از وکالت تعلیم تحریک جدید		
۱	۲۱۵	منیر احمد چٹھہ	۵۷۹	اوّل
۲	۲۱۶	محمد رفیق انور	کمپارٹمنٹ	انگریزی

(باقی صفحہ ۔ پر)

64

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ پاکستان ایگریکلچرل انسٹی ٹیوٹ تیج گاؤں ڈھاکہ ۵
پانچ سالہ کورس (بی ایس سی ایگریکلچر ڈگری) ایگریکلچرل یونیورسٹی میمن سنگھ۔ مستحقین کے لئے وظیفہ و رعایت فیس۔ شرائط:۔ میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔
درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۳۱/۷/۶۶ (مشمولات نقل مارکس شیٹ و کیریکٹر سرٹیفکیٹ) بنام پرنسپل۔ کوائف: نام۔ ولدیت ۱/۷/۶۶ کو عمر۔ وطنیت۔ مذہب۔ پیشہ والد۔ مستقل ایڈریس موجودہ ایڈریس۔ تعلیمی قابلیت (ڈویژن۔ سال۔ نام ادارہ) بورڈ رجسٹریشن نمبر و سال۔ سنیئر امتحان ایس ایس سی۔ کیا امیدوار مسلمہ کاشتکار کا بیٹا ہے۔ دستخط (پٹ ۱۰/۷/۶۶)

ضرورت لائبریرین گورنمنٹ کالجز راولپنڈی ریجن۔
شرائط:۔ بی اے یا بی ایس سی۔ ڈپلومہ لائبریری سائنس عمر ۳۱/۵/۶۶ کو ۲۵ تا ۲۸
تنخواہ:۔ ۲۲۰-۱۵-۳۱۰/۱۵-۴۰۰
بصورت ان ٹرینڈ لائبریرین صرف گریجوایٹ تنخواہ ۷۵-۶-۱۰۵-۷-۱۷۵۔ الاؤنس علاوہ
درخواستیں ۳۱/۷/۶۶ تک بنام ڈائریکٹر (کالجز) ڈائرکٹریٹ آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن دیں (پٹ ۱۲/۷/۶۶)

داخلہ ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور
انڈر گریجوایٹ کورسز برائے ۲۔ بی ایس سی (آنرز) اینمل ایگریکلچرل انجینئرنگ
۳۔ ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن۔
ان کورسوں کے پہلے دو سال مشترکہ ہیں اور پاس کرنے پر انٹرمیڈیٹ کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔
شرائط:۔ میٹرک (سائنس یا زراعت یا ٹیکنیکل گروپ) سیکنڈ ڈویژن بصورت سپورٹس تھرڈ ڈویژن عمر ۱/۶/۶۶ کو ۲۰ تک دیہاتی ماحول والوں کو ترجیح۔
درخواستیں بنام رجسٹرار میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے دسویں دن بعد تک۔ امیدواران بارہویں روز بعد نتیجہ انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔ پراسپیکٹس بمعہ فارم درخواست دفتر رجسٹرار سے ایک روپیہ حبیب بنک لمیٹڈ (یونیورسٹی برانچ) میں داخل کر کے یا ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بنام ٹریژرر ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی بھیج کر سرٹیفکیٹ وطنیت اور دیگر اسناد قبل از وقت امیدواران تیار رکھیں۔ (پٹ ۱۰/۷/۶۶) ۴۴

فہرست نتیجہ بقیہ صفحہ ۶

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۳	۲۱۷	مبارک احمد	کمپارٹمنٹ	انگریزی
	۲۱۸	محمود احمد	۴۴۶	پاس
	۲۱۹	محمد طاہر	۴۳۳	،
	۲۲۰	مبارک احمد قمر	۵۴۹	دوم
	۲۲۱	محمد عبد اللہ	۵۳۱	پاس
	۲۲۲	محمد علی	کمپارٹمنٹ	انگریزی
	۲۲۳	ظفر احمد	،	،
	۲۲۴	عبد الشکور	،	،
	۲۲۵	منور احمد اختر	۴۹۷	پاس
	۲۲۶	مظفر احمد	کمپارٹمنٹ	انگریزی
	۲۲۷	سمیع اللہ	۴۵۷	پاس
	۲۲۸	عبد اللطیف	۵۱۰	،
	۲۲۹	عبد القدیر فیاض	کمپارٹمنٹ	فقہ و انگریزی
	۲۳۰	بشیر احمد	،	انشاء
	۲۳۱	ناصر احمد طاہر	۴۲۵	پاس
	۲۳۲	ناصر احمد	کمپارٹمنٹ	انگریزی
	۲۳۶	محمد رفیق صدیقی	،	حدیث
	۲۴۱	اختر حسین	۴۵۴	پاس
	۲۳۹	محمد یامین	کمپارٹمنٹ	انشاء

پائیوریا (گوشت خورہ دندان)

علامات:۔ مسوڑھوں سے پیپ و خون آنا۔ منہ سے بدبو آنا۔ مسوڑھوں کا کھایا جانا۔ وجہ:۔ وٹامن سی کی کمی۔ علاج:۔ وٹامن سی۔ مستقل نتیجہ:۔ صفر۔ تفصیل:۔ کمی اس لئے پیدا ہوئی کہ جسم نے خوراک سے وٹامن سی جزو بدن بنانا چھوڑ دیا۔ اس خرابی نے وٹامن سی دوا کبھی ہضم نہ ہونے دی۔ اینٹی پائیوریا وٹامن سی کی "بدہضمی" کو دور کر کے مرض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ مکمل کورس ۳۲ روزہ دس روپے۔ ۱۶ روزہ چار روپے۔

المشتہر عبد الرشید منیجر۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

بہترین اراضی برائے ٹھیکہ و فروخت

تحصیل چنیوٹ میں ایک رقبہ تعدادی آٹھ مربعہ جو بہترین قسم کی زرخیز اراضی ہے اور جس میں ۲ ٹیوب ویل نصب ہیں قابل فروخت ہے۔ کماد۔ کپاس اور گندم کی فصل بہترین ہوتی ہے یہ اراضی اور اس کے ساتھ تین مربعہ مزید اراضی ٹھیکہ پر دی جاسکتی ہے۔ اراضی پختہ سڑک اور ریلوے سٹیشن سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خواہشمند احباب فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

م۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

بعدالت جناب خلیق الاسلام صاحب سول جج لائل پور
درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی ترکہ متوفی نور محمد نمبر ۲/۳ بابت سال ۱۹۶۶ء۔
مسماۃ بی بی بنام عوام الناس!
بنام مسماۃ بی بی بیوہ۔ مسماۃ رشیدہ بی بی۔ حمیدہ بی بی بالغان مسمی حمید پسر نابالغ مسماۃ بشیراں مسماۃ مجیداں شاہدہ تسنیم دختران نابالغان بولایت مسماۃ بی بی والدہ خود ساکنان چک نمبر ۱۹۲ گ ب تحصیل لائل پور۔
۲۔ عوام الناس:۔ ہرگاہ سائلہ نے درخواست بابت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی ترکہ متوفی نور محمد عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ عوام الناس کو بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی عذر بابت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی ہو تو مورخہ ۲۰/۷/۶۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت دیگر سائلہ کے حق میں سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاوے گا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

۴۴ امیدواران آزاد کشمیر کے لئے ریزرو سیٹیں
۱۔ میڈیکل کالجوں۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ میمن سنگھ۔ راجشاہی۔ سلہٹ میں
۲۔ انجینئرنگ یونیورسٹی ڈھاکہ میں
۳۔ گورنمنٹ کالج آف اینیمل ہسبنڈری۔ لاہور میں
۴۔ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس راولپنڈی۔ لاہور۔ سیالکوٹ و پشاور میں
۵۔ انجینئرنگ سکول رسول میں ۶۔ کالج آف فزیکل ایجوکیشن لاہور میں۔
۷۔ ٹیچرز ٹریننگ کالج لائل پور میں ۸۔ ایگریکلچر کالج لپٹاور و ٹنڈو جام۔
۹۔ کمرشل کالج راولپنڈی و ایبٹ آباد
درخواستیں میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے بعد دس روز کے اندر اندر مجوزہ فارم میں بنام ڈائرکٹر آف ایجوکیشن آزاد گورنمنٹ ریاست جموں و کشمیر مظفر آباد۔ فارم درخواست متعلقہ ادارہ سے لیں۔
مشمولات:۔ (۱) سرٹیفکیٹ باشندہ ریاست (۲) اسناد قابلیت (۳) سرٹیفکیٹ مصدقہ دار ممبر (۴) سند میٹرک (۵) فزیکل فٹنس سرٹیفکیٹ (۶) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۷) فیس درخواست ۷ روپے۔ (۸) پوسٹل آرڈر پانچ روپے۔ (پٹ ۱۱/۷/۶۶)

داخلہ گورنمنٹ سکول آف آرکی ٹیکچر۔ کراچی
محل وقوع شاہراہ کمال اتاترک نزد کے ڈی اے بلڈنگ کراچی امتحان داخلہ انگلش ریاضی فری ہینڈ ڈرائنگ۔ انٹرویو ۹/۱/۶۶۔ درخواستیں ۱۰/۸/۶۶ تک بنام پرنسپل فارم سکول کینٹین سے ایک روپیہ میں۔ شرط داخلہ فرسٹ ایر میٹرک۔ (پٹ ۱۱/۷/۶۶)
(نظارت تعلیم ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں (سالانہ چندہ صرف ... روپے) قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بچوں کی تربیت سے متعلق زرّیں ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم ارشادات

"سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تا وہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے۔ بہت سے ماں باپ جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو لیکن وہ اپنا نمونہ ایسا ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً عام طور پر ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک کام کو جو انہوں نے کیا ہوتا ہے مگر بچے سے اس کو چھپانے کے لئے کیونکہ اس کو چھپانا بچے کے حق میں مفید ہوتا ہے وہ انکار کر دیتے ہیں۔ یا اگر بالکل صاف انکار نہیں کرتے تو ٹال مٹول اور ہیر پھیر کرنے لگ جاتے ہیں۔ تا بچے کا خیال اسکی طرف سے بدل جائے۔ لیکن بچے کا ذہن خدا نے ایسا بنایا ہوتا ہے کہ وہ نہایت ہوشیار ہوتا ہے کیونکہ وہ ترقی کر رہا ہوتا ہے اور اپنا علم بڑھا رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ہر بات کی چھان بین اور جستجو کرتا ہے اور بات کو فوراً تاڑ جاتا ہے۔ ماں باپ تو سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم اس کی خیر خواہی کر رہے ہیں کہ اس سے اس بات کو چھپا رہے ہیں اگر نہ چھپائیں تو اس کو نقصان ہوگا لیکن ان کی اس روش سے وہ یہ سبق حاصل کر رہا ہوتا ہے کہ ایک کام کر کے پھر اس سے انکار بھی کیا جا سکتا ہے یا اس کو ادھر ادھر کی باتوں سے چھپایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ وہ یہ خوب سمجھتا ہے کہ ماں باپ نے ایک کام کیا تو ضرور ہے مگر اب وہ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔ پس پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے اور اپنا نمونہ اور عمل ان کے سامنے اچھا پیش نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ خود ہی بچوں کو جھوٹ سکھانے کے موجب ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور عیب چوری ہے۔ میرے نزدیک چوری جھوٹ سے بھی زیادہ دیانتداری کے ساتھ ماں باپ بچوں کو سکھاتے ہیں۔ اور گویا خصوصیت سے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ ماں باپ ایک چیز بچے کو نہیں دینا چاہتے۔ لیکن اس کے اصرار کی وجہ سے اس کو دے دیتے ہیں اور پھر نظر بچا کر وہ چیز اس سے چھپا لیتے ہیں بے شک ان کا یہ فعل اخلاقاً چوری نہیں کہلا سکتا کیونکہ وہ ان کی اپنی چیز ہے جسے وہ بچے کو نہیں دینا چاہتے وہ نظر بچا کر اٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس سے بچوں کے اندر اس بات کی حس بیدار ہو جاتی ہے کہ ایسا بھی کیا جا سکتا ہے اور پھر وہ بھی یہ کوشش کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی چیز چھپائیں۔ تو ماں باپ کی اس روش کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سے بڑھ کر نہایت آسانی سے چوری کی عادت بچہ ان سے سیکھ لیتا ہے الغرض پہلا طریق جو بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ماں باپ ایسا طریق اختیار نہ کریں اور اپنے افعال ایسے رنگ میں بچے کے سامنے پیش نہ کریں جس سے بچے کے ذہن میں بد افعال کی طرف توجہ پیدا ہو۔" (باقی) (الفضل ۱۸ جون ۱۹۶۵ء)

محترم ملک صاحب خان نون صاحب وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

فتح آباد نون۔ (سرگودھا) نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ملک صاحب خان نون صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر مورخہ ۱۰ جولائی بروز اتوار علی الصبح چار بجے اپنے آبائی گاؤں فتح آباد نون میں بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

محترم ملک صاحب کی وفات کی خبر موصول ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایت پر حضور کے خاص نمائندہ کی حیثیت سے امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ سے تعزیت کے لئے فتح آباد نون تشریف لے گئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ علاوہ ازیں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے سرگودھا سے بعض دیگر احباب کے ہمراہ وہاں تشریف لے جا کر تعزیت کی۔ پھلوال اور بھیرہ کے بہت سے احباب بھی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے وہاں پہنچ گئے تھے۔ ۱۰ جولائی کو ۴ بجے سہ پہر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب جماعت شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ بعد ازاں محترم ملک صاحب مرحوم کی نعش کو اسی رات ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

محترم ملک صاحب مرحوم ایک روایت کے بموجب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ صاحب ثروت ہونے کے باوجود دین کے ساتھ خاص لگاؤ اور شغف رکھتے تھے۔ غرباء [illegible] اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک آپ کا خاص شیوہ تھا۔ بہت مخیر واقع ہوئے تھے۔ ربوہ کے محلہ دارالصدر جنوبی میں جس میں آپ کا اپنا مکان واقع تھا آپ نے اپنے خرچ پر ایک پختہ اور خوبصورت مسجد تعمیر کرائی جو مسجد محمود کے نام سے موسوم ہے۔ پرانی وضع اور روایات کو قائم رکھنے والے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت غیرت رکھنے والے بزرگ تھے۔

محترم ملک صاحب مرحوم کی یادگار ان کے اکلوتے جواں سال فرزند احمد خان صاحب نون ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ نیز ان کے فرزند احمد خان نون صاحب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے انہیں اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے، خاص اور نمایاں ترقی کرنے اور دین اور سلسلہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تربیتی اجتماع علاقہ حیدرآباد

مجالس خدام الاحمدیہ علاقہ حیدرآباد کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۳، ۲۴ جولائی ۱۹۶۶ء کو بمقام باجوہ ہاؤس یونٹ نمبر ۴ لطیف آباد حیدرآباد میں منعقد ہوگا خدام سے خطاب کرنے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔

اس اجتماع میں خدام و اطفال کے تحریری و تقریری مقابلہ جات کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

علاقہ کے خدام و اطفال زیادہ سے زیادہ اس تربیتی اجتماع سے فائدہ اٹھائیں۔ خدام کاغذ پنسل نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ مزید تفصیلات پروگرام کے لئے معتمد علاقائی مجالس حیدرآباد سے رجوع کریں۔

(معتمد علاقائی مجالس حیدرآباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴